فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ

گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے کہ گویا اس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔

(السنن الکبریٰ، رقم: ۲۰۵۶۱)

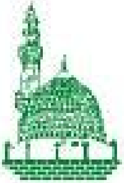

توبہ

(واقعات کی آئینے میں)

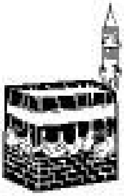

بانی و سرپرستِ اعلیٰ

حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

از قلم

مفتی محمد راشد القادری

اسلامک ریسرچ اسکالر و چیف ایڈیٹر ماہنامہ سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

اسسٹنٹ پروفیسر اسلامک اسٹڈیز، سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی

سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ کے زیرِ اہتمام تمام دینی محافل کی FREE ALERT حاصل کرنے کے لئے
FOLLOW SAYLANIWELFARE لکھ کر 40404 پہ (SMS) ایس ایم ایس کریں
اس کے بعد آپ کو حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری صاحب کی تمام دینی محفلوں کی اطلاع ملتی رہے گی

آزاد پبلشرز

۵۶، اردو بازار کراچی

☎ : 32631839, 32620178 FAX : (92-21) 32627639

E-mail : azadpublishers@gmail.com website : www.azadpublishers.com

انتساب

ہم اس کتاب کو سرورِ دو جہاں شاہِ کون و مکاں ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کا ثواب بالخصوص سرکار ﷺ اور آپ ﷺ کی ساری امّت کے لئے ایصال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے امّتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں اس کتاب کا کوئی حصہ الیکٹرانی، میکانی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ یا اور کسی طریقے یا شکل میں پبلشرز کی پیشگی اجازت کے بغیر نہ تو نقل اور نہ کسی طریقے سے محفوظ یا منتقل کیا جا سکتا ہے۔

کتاب ------ ﴿توبہ﴾ (واقعات کی آئینے میں)
بانی و سرپرستِ اعلیٰ -- حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری
مؤلف ------ مفتی محمد راشد القادری
کتاب ڈیزائنگ -- سید سمیر حسین
ٹائٹل ڈیزائنگ -- محمد راحیل عطاری
ناشر ------ آزاد پبلشرز 56 اُردو بازار کراچی
Website : www.azadpublishers.com

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ!

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے صدقے و طفیل مختصر رسالہ بنام {توبہ (واقعات کے آئینے میں)} منظرعام پر آرہا ہے۔صاحبِ کتاب (مفتی محمد راشد القادری) کی تقریباً نوے (۹۰) کتب ورسائل منظرعام پر آچکے ہیں۔

صاحبِ کتاب نے توبہ کی فضیلت، اہمیت، اجروثواب، اس کی برکات وثمرات کو سمجھانے کے لیے روایات وحکایات کا جامہ پہنا کر بڑے احسن انداز میں بیان کیا ہے، جو قارئین پر عیاں ہے۔اس قسم کے واقعات عوام الناس میں توبہ و استغفار کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے بڑے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔اس کا عنوان ہی قابلِ صد تحسین اور ذوقِ مطالعہ کی تسکین کے لئے کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور اس کے مؤلف مفتی محمد راشد القادری کے علم، عمل، عمر میں مزید برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور ان کے علم، عمل، عمر میں مزید برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔اور اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ تمام انبیائے کرام علیہم السلام، صدیقین، شہداء وصالحین رضی اللہ عنہم اجمعین کے صدقے و طفیل ہمیں اپنے عقائد، اعمال واحوال کی اصلاح کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے، اور اس کتاب کو ہمارے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔(آمین یارب العلمین)

العارض محمد لعبتین فاروق قادری

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
01	توبہ کا لغوی معنی و مفہوم:	05
02	توبہ کی اصل تعریف و حقیقت:	05
03	توبہ کی شرائط:	05
04	ہر مسلمان پر گناہ کے بعد توبہ واجب ہے:	06
05	توبہ واستغفار پر خوشگوار زندگی کا وعدہ:	06
06	توبہ کے تین انعامات:	07
07	بندے کی توبہ میں رب کی خوشی ہے:	07
08	تابعی بزرگ حضرت زاذان رحمۃ اللہ علیہ کی توبہ:	08
09	حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ کی توبہ:	09
10	حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی توبہ:	10
11	حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کی توبہ:	11
12	توبہ کا عجیب واقعہ:	13
13	بخل کی توبہ:	15
14	بسم اللہ کی تعظیم کی برکت سے توبہ نصیب ہو گئی:	16
15	ایک نوجوان شرابی کی توبہ:	17
16	پڑوسی کی خبر گیری توبہ کا سبب بن گئی:	17
17	جوانی میں توبہ کی برکات:	19
18	نوجوانوں کو توبہ کتنی محبوب ہے!	19
19	ایک شرابی کی توبہ:	21
20	شرابی کا منہ دھلانا اس کی توبہ کا سبب بن گیا:	22
21	بنی اسرائیل کے ایک نوجوان کی توبہ:	24
22	توبہ پر قائم نہ رہنے والے کی توبہ:	25
23	ایک نافرمان شخص کی توبہ:	26
24	تکبر گروی کی توبہ کا سبب:	27
25	ایک مجوسی کی توبہ:	28
26	نصرانی حکیم کی توبہ:	30
27	حضرت سیدنا حبیب عجمی علیہ الرحمۃ کی توبہ:	31
28	حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ کی توبہ:	34
29	کفن چور کی توبہ:	35
30	خارجی گروہ تائب ہو گیا:	37
31	اجتماعی توبہ:	39
32	نماز توبہ:	40

توبہ کا لغوی معنیٰ ومفہوم:

توبہ کا معنیٰ ہے: رجوع کرنا، لوٹنا، نافرمانی سے باز آنا، گناہ سے روگردانی کرکے اللہ کی طرف متوجہ ہونا۔(۱)

اردو کی عام اصطلاح میں توبہ، افسوس، پچھتاوا، ندامت، پشیمانی کا نام ہے۔(۲)

توبہ کی اصل تعریف وحقیقت:

دل وزبان سے آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرنا توبہ ہے۔ اپنے عیوب سے معافی مانگنا اور اپنی خطاؤں پر شرمسار ہونا توبہ ہے۔ ہر ظاہری وباطنی، صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے معافی مانگنا توبہ ہے۔ فقط کانوں کو ہاتھ لگا کر منہ سے توبہ توبہ کرنے کا نام توبہ نہیں بلکہ حقیقت میں فعلی، عملی، دلی توبہ کا نام توبہ ہے۔

توبہ کی شرائط:

امام نووی توبہ کی شرائط بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تمام گناہوں سے توبہ واجب ہے۔ اگر گناہ بندے اور اللہ کے درمیان ہو اور اس میں کسی بندے کا حق متعلق نہ ہو تو اُس گناہ سے توبہ کی تین شرائط ہیں: (۱) اُس گناہ کو ترک کرنا (۲) گناہ پر شرمندہ ہونا (۳) اِس بات کا پختہ ارادہ کرنا کہ اب یہ گناہ دوبارہ کبھی نہیں کروں گا۔

اور اگر حقوق العباد بھی تلف کیے ہیں تو چوتھی شرط (۴) جس کا حق تلف کیا اُس کا حق ادا کرے، یعنی اگر کسی کا مال یا کوئی چیز وغیرہ لی ہوئی ہے، تو اس کو واپس کرے۔(۳)

---

(۱) المنجد، ص ۱۱۸ (۲) فیروز اللغات اردو، ص ۴۱۷

(۳) انوار المتقین شرح ریاض الصالحین، ۱۶۲

ہر مسلمان پر گناہ کے بعد توبہ واجب ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو! سب کے سب، اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ (۱)

توبہ و اِستغفار پر خوشگوار زندگی کا وعدہ:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ ۖ

اور یہ کہ اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو تمہیں بہت اچھا برتنا (فائدہ اٹھانا) دے گا ایک ٹھہرائے ہوئے وعدہ تک اور ہر فضیلت والے کو اس کا فضل پہنچائے گا۔ (۲)

تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت فرمایا: (یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ) عمرِ دراز اور عیشِ وسیع ورزقِ کثیر (عطا فرمائے گا۔)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اخلاص کے ساتھ توبہ و اِستغفار کرنا درازیٔ عمر و کشائشِ رزق کے لئے بہترین عمل ہے۔ معلوم ہوا کہ مومنوں کا مغفرت طلب کرنا باعث خیر و برکت اور وسعتِ رزق کا سبب ہے۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے شخص کو خوشگوار زندگی عطا فرمائے گا جیسا کہ اس ارشادِ مبارک سے معلوم ہوا۔ (۳)

---

(۱) سورۃ النور، آیت: ۳۱ (۲) سورۃ ھود، آیت: ۳

(۳) تفسیر القرآن خزائن العرفان، سورۃ ھود، تحت الآیۃ: ۳

توبہ کے تین انعامات:

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے: توبہ کرنے والے جب اپنی قبروں سے نکلیں گے تو (۱) ان کے سامنے سے مشک کی خوشبو پھیلے گی (۲) وہ جنت کے دستر خوان پر آکر اس میں سے کھائیں گے (۳) اور وہ عرش کے سائے میں ہوں گے جبکہ دیگر لوگ حساب کی سختی میں مبتلا ہوں گے۔ (۱)

بندے کی توبہ میں رب کی خوشی ہے:

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ عزوجل اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی ہلاکت خیز پتھریلی زمین پر پڑاو کرے۔ اسکے ساتھ اس کی سواری بھی ہو جس پر اسکے کھانے پینے کا سامان لدا ہوا ہو۔ پھر وہ زمین پر سر رکھ کر سو جائے اور جب بیدار ہو تو اس کی سواری جا چکی ہو تو وہ اسے تلاش کرے یہاں تک کہ گرمی اور شدت پیاس یا جس وجہ سے اللہ عزوجل چاہے وہ پریشان ہو کر کہے کہ میں اسی جگہ لوٹ جاتا ہوں جہاں سو رہا تھا، یہاں تک کہ مر جاؤں۔ پھر وہ اپنی کلائی پر سر رکھ کر مرنے کے لئے سو جائے پھر جب بیدار ہو تو اسکے پاس اس کی سواری موجود ہو اور اس پر اس کا توشہ بھی موجود ہو تو اللہ عزوجل مومن بندے کی توبہ پر اس شخص کے اپنی سواری کے لوٹنے پر خوش ہونے سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔ (۲)

---

(۱) بحر الدموع، ص ۳۷

(۲) صحیح مسلم، رقم: ۲۷۴۴

توبہ کے واقعات سے کتب مالا مال ہیں۔ توبہ کرنے والوں پر کس طرح انعامات واحسانات کی برسات کی جاتی ہے، کس طرح توبہ کے طفیل ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا ہوا، توبہ نے ان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ توبہ سے پہلے کیا تھے اور توبہ کے بعد ان کا مقام ومرتبہ کیا ہو گیا؟ توبہ کا ذوق وشوق پیدا کرنے کے لیے توبہ کے چند واقعات پیش خدمت ہیں۔

تابعی بزرگ حضرت زاذان رحمۃ اللہ علیہ کی توبہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک دن مضافات کوفہ سے گزر رہے تھے۔ ان کا گزر فاسقین کے ایک گروہ پر ہوا، جو شراب پی رہے تھے۔ زاذان نامی ایک گویا ڈھول پر ہاتھ مار مار کر انتہائی خوبصورت آواز میں گا رہا تھا۔ آپ نے سن کر کہا: کتنی خوبصورت آواز ہے کاش! کہ یہ قرآن کریم کی تلاوت میں استعمال ہوتی۔ اور سر پر چادر ڈال کر وہاں سے روانہ ہو گئے۔ زاذان نے جب آپ کو دیکھا تو لوگوں سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: حضور نبی رحمت کے صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اس نے پوچھا: انہوں نے کیا کہا۔ بتایا گیا کہ انہوں نے کہا ہے کہ کتنی میٹھی آواز ہے، کاش کہ قرأت قرآن کے لیے ہوتی۔ یہ بات سنتے ہی اس کے دل پر رعب سا چھا گیا۔ اپنے بربط کو زمین پر پٹخ کر توڑ دیا۔ کھڑا ہوا اور جلدی سے انہیں جا لیا۔ اپنی گردن میں رومال ڈالا اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے رونے لگ گیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے گلے سے لگایا اور دونوں رونا شروع ہو گئے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں ایسے شخص کو کیوں نہ محبوب سمجھوں جسے اللہ عزوجل نے محبوب بنا لیا ہو۔ سیدنا زاذان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گناہوں سے توبہ کی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی صحبت اختیار کرلی۔قرآن کریم اور دیگر علوم سیکھے۔حتی کہ علم میں امام بن گئے۔حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کئی روایات حضرت زاذان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔(۱)

معلوم ہوا کہ گناہ سے نفرت کرنی چاہیئے گنہگار سے نہیں۔ کتنے احسن انداز میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کی اصلاحی تعریف فرمائی۔یہی تعریف کرنا حضرت زاذان رضی اللہ عنہ کی توبہ کا سبب بنا۔ہمیں بھی فاسق وفاجر لوگوں سے نفرت کرنے کے بجائے ان کی احسن انداز میں اصلاح کرنی چاہیے۔ہوسکتا ہے کسی کی اصلاح کا سبب بن جائے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ کی توبہ:

حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ کی توبہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ ایک عورت پر اس قدر فریفتہ ہوگئے کہ کسی پل چین ہی نہ آتا تھا۔ایک مرتبہ سردیوں کی ایک طویل رات میں صبح تک اس کے مکان کے سامنے انتظار میں کھڑے رہے۔حتی کہ فجر کا وقت ہوگیا تو آپ کو شدید ندامت ہوئی کہ میں بے کار میں ایک مخلوق کی خاطر اتنا انتظار کرتا رہا،اگر میں یہ رات عبادت میں گزارتا تو اس سے لاکھ درجے اچھا تھا۔چنانچہ آپ نے فوراً توبہ کی اور عبادت الٰہی عزوجل میں مصروف ہوگئے۔(۲)

معلوم ہوا اگر کبھی ہماری نظر نفس وشیطان کے فریب کا شکار ہوجائے تو فوری نظروں کو جھکا کر رب تعالیٰ کے حضور توبہ کرنی چاہیے اسی میں دنیا وآخرت کی عافیت ہے۔

(۱) تنبیہ الغافلین،باب آخر من التوبۃ،ص ۹۳

(۲) تذکرۃ الاولیاء،ج ۱،ص ۱۶۶

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی توبہ:

حضرت فضل بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ (توبہ سے پہلے) ڈاکو تھے اور ابیورد اور سرخس کے درمیان ڈاکہ زنی کیا کرتے تھے، ان کی توبہ کا سبب یہ ہوا کہ انہیں ایک لونڈی سے عشق ہو گیا، ایک مرتبہ وہ اس کے پاس جانے کے لئے دیوار پر چڑھ رہے تھے کہ اس وقت کسی نے یہ آیت پڑھی:

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

جونہی یہ آیت آپ نے سنی تو بے اختیار آپ کے منہ سے نکلا کیوں نہیں میرے پروردگار! اب اس کا وقت آ گیا ہے۔ چنانچہ آپ دیوار سے اتر پڑے اور رات کو ایک سنسان اور بے آباد کھنڈر نما مکان میں جا کر بیٹھ گئے۔ وہاں ایک قافلہ موجود تھا اور شرکائے قافلہ میں سے بعض کہہ رہے تھے کہ ہم سفر جاری رکھیں گے اور بعض نے کہا کہ صبح تک یہیں رک جاؤ کیونکہ فضیل بن عیاض ڈاکو اسی اطراف میں رہتا ہے، کہیں وہ ہم پر حملہ نہ کر دے۔ آپ نے قافلے والوں کی باتیں سنیں تو غور کرنے لگے اور کہا: (افسوس) میں رات کے وقت بھی گناہ کرتا ہوں اور (میرے گناہوں کی وجہ سے) مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ وہ یہاں مجھ سے خوفزدہ ہو رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ مجھے ان کے پاس اس حال میں لایا ہے کہ میں اب اپنے جرم سے رجوع کر چکا ہوں، اے اللہ! عزوجل، میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور اب میں (ساری زندگی) کعبۃ اللہ کی مجاوری میں گزاروں گا۔(1)

معلوم ہوا قرآن مجید کی چھ ہزار دو سو چھتیس آیتوں میں سے ایک آیت بھی انسان کی

(1) شعب الایمان، السابع والاربعون، فصل فی محقرات الذنوب، رقم: ۷۲۱۶

زندگی کو بدلنے کے لیے کافی ہے، نہ جانے کب! کہاں؟ کس موقع پر کونسی آیت تاثیر کا تیر بن کر ہمارے دلوں میں اتر جائے۔ یہ آیتیں حقیقت میں ہمارے عقائد، اعمال واحوال کے اصلاح کے پیغامات (Messeges) ہیں۔ ہمارے موبائل میں ایک میسیج آئے تو ہم فوری پڑھتے ہیں جواب دیتے ہیں مگر یہ ظلم وزیادتی صرف ہم اللہ کے پیغامات کے ساتھ کرتے ہیں جبکہ یہ پیغامات اب ہماری اپنی اپنی زبانوں میں بھی بطورترجمہ ملتے ہیں۔ پھر بھی ہم نے آج تک ایک میسج کو بھی نہیں پڑھا نہ سمجھا۔ آج ہی نیت کریں کہ ہم اپنے رب کے پیغامات کو سمجھنے کی بھرپور کوشش کریں گے اوران شاء اللہ اس کے مطابق اپنی زندگی گزاریں گے۔

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کی توبہ:

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے ان کی توبہ کا سبب پوچھا: توانہوں نے بتایا کہ میں پولیس میں تھا اور بہت شراب پیتا تھا۔ میں نے ایک خوبصورت باندی خریدی جو میرے لیے بہت اچھی ثابت ہوئی، اس سے میرے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی، مجھے اس سے بہت محبت ہوگئی۔ جب وہ اپنے قدموں پر چلنے لگ گئی تو اس کی محبت میرے دل میں اور بڑھ گئی وہ بھی مجھ سے بہت محبت کرتی تھی۔ جب میں شراب پینے لگتا تو وہ آ کر شراب گرا دیتی تھی۔ جب اس کی عمر دو سال ہوئی تو اس کا انتقال ہو گیا مجھے اس کی موت نے دل کا مریض بنا دیا۔ پندرہویں شعبان کی رات تھی اور جمعہ تھا، میں نشے میں چور ہو کر سو گیا اور میں نے اس دن عشاء کی نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہوگئی ہے اور صور پھونکا جارہا ہے، قبریں

پھٹ رہی ہیں اور حشر قائم ہے اور میں لوگوں کے ساتھ ہوں، اچانک میں نے اپنے پیچھے سرسراہٹ محسوس کی میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ ایک بہت بڑا اژدھا نکل کر میرے پیچھے رینگنے لگا ہے، جب تیز چلنے لگتے تو وہ بھی تیز ہو جاتا، پھر ایک کمزور سن رسیدہ شخص کے قریب سے جب میں گزرا تو اس سے کہا مجھے اس اژدھے سے بچائیں۔ انہوں نے جواب دیا میں کمزور ہوں، رفتار تیز کرلو شاید اس طرح اس سے نجات پا سکو۔ تو میں مزید تیز چلنے لگا، اژدھا پیچھے ہی لگا ہوا تھا یہاں تک کہ میں آگ کے دہکتے ہوئے گڑھوں کے پاس سے گزرا، قریب تھا کہ اس میں گر جاتا، اتنے میں ایک آواز آئی: تو میرا اہل نہیں ہے۔ میں چلتا رہا حتی کہ ایک پہاڑ پر چڑھ گیا، اس پر شامیانے اور سائبان لگے ہوئے تھے، اچانک ایک آواز آئی: اس ناامید کو دشمن کے نرغے میں جانے سے پہلے ہی گھیر لو۔ تو بہت سے بچوں نے گھیر لیا جن میں میری وہ بیٹی بھی تھی، وہ ان کے پاس آئی اور اپنا دایاں ہاتھ اس اژدھے کو مارا تو وہ بھاگ گیا اور پھر وہ آپ کی گود میں بیٹھ کر یہ آیت پڑھنے لگی:

اَلَمۡ یَاۡنِ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ تَخۡشَعَ قُلُوۡبُهُمۡ لِذِكۡرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الۡحَقِّ

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس بیٹی سے پوچھا کیا تم (فوت ہونے والے) قرآن بھی پڑھتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: جی ہاں! ہم آپ (یعنی زندہ لوگوں) سے زیادہ اس کی معرفت رکھتے ہیں۔ پھر آپ نے اس سے اس جگہ ٹھہرنے کا مقصد پوچھا تو اس نے بتایا: یہ بچے قیامت تک یہاں ٹھہر کر اپنے ان والدین کا انتظار کریں گے جنہوں نے انہیں آگے بھیجا ہے۔ پھر اس اژدھے کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا وہ آپ کا برا عمل ہے۔ پھر اس ضعیف العمر شخص کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا: وہ آپ کا نیک عمل ہے، آپ نے اسے اتنا کمزور کر دیا ہے کہ اس میں آپ کے برے عمل کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں، لہذا آپ

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کریں اور ہلاک ہونے سے بچیں۔ پھر وہ بلندی پر چلی گئی جب آپ بیدار ہوئے تو اسی وقت سچی توبہ کر لی۔(۱)

معلوم ہوا کہ جس پر خصوصی کرم ہو جائے اس کو توبہ کی توفیق مل جاتی ہے۔ جس کے نابالغ بچے فوت ہو گئے ہوں، بروز قیامت یہ بچے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے والدین کی گڑ گڑا کر سفارش کریں گے جو قبول ہوگی۔ انسان کے برے اعمال سانپ اژدھے کے مانند ہیں، جو قبر میں اس کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ لہٰذا اپنی زندگی میں سچی توبہ کر لیں۔

عتبہ کا عجیب واقعہ:

عتبۃ الغلام رحمۃ اللہ علیہ جس کی فتنہ انگیزی اور شراب نوشی کی داستانیں مشہور تھیں، ایک دن حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں آیا، اس وقت حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ اس آیت

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

کی تفسیر بیان کر رہے تھے۔ یعنی کیا مومنوں کے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ سے ڈریں۔ آپ نے اس آیت کی ایسی تشریح کی کہ لوگ رونے لگے، ایک جوان مجلس میں کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا اے بندۂ مومن! کیا مجھ جیسا فاسق و فاجر بھی اگر توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اللہ تعالیٰ تیرے گناہوں کو معاف کر دیگا، جب عتبۃ الغلام نے یہ بات سنی تو اس کا چہرہ زرد پڑ گیا اور کانپتے ہوئے چیخ مار کر بے ہوش ہو گیا، جب اسے ہوش آیا تو حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے قریب آ کر یہ شعر پڑھے: جن کا ترجمہ کچھ یوں ہے: اے اللہ کے نافرمان جوان! جانتا ہے نافرمانی کی سزا کیا ہے؟ نافرمانوں کے

(۱) روض الریاحین، الفصل الثانی فی اثبات کرامات الاولیاء، ص ۱۷

لئے پرشور جہنم ہے اور حشر کے دن اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی ہے۔

اگر تو نارِ جہنم پر راضی ہے تو بے شک گناہ کرتا رہ، ورنہ گناہوں سے رک جا۔

تو نے اپنے گناہوں کے بدلے اپنی جان کو رہن رکھ دیا ہے، اس کو چھڑانے کی کوشش کر۔

عتبہ نے پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گیا، جب ہوش آیا تو کہنے لگا: اے شیخ! کیا مجھ جیسے بدبخت کی ربِّ رحیم توبہ قبول کرلے گا؟ آپ نے کہا: درگزر کرنے والا رب ظالم بندے کی توبہ قبول فرمالیتا ہے، اسی وقت عتبہ نے سر اٹھا کر رب سے تین دعائیں کیں:

(۱) اے اللہ! اگر تو نے میرے گناہوں کو معاف اور میری توبہ کو قبول کرلیا ہے تو ایسے حافظے اور عقل سے میری عزت افزائی فرما کہ میں قرآن مجید اور علومِ دین میں سے جو کچھ بھی سنوں، اُسے کبھی فراموش نہ کروں۔

(۲) اے اللہ! مجھے ایسی آواز عنایت فرما کہ میری قرأت کو سن کر سخت سے سخت دل بھی موم ہو جائے۔

(۳) اے اللہ! مجھے رزقِ حلال عطا فرما اور ایسے طریقے سے دے جس کا میں تصور بھی نہ کرسکوں۔

اللہ نے عتبہ کی تینوں دعائیں قبول کرلیں، اس کا حافظہ اور فہم وفراست بڑھ گئی اور جب وہ قرآن کی تلاوت کرتا تو ہر سننے والا گناہوں سے تائب ہو جاتا تھا اور اس کے گھر میں ہر روز ایک پیالہ شوربہ کا اور دو روٹیاں (رزقِ حلال سے) پہنچ جاتیں، اور کسی کو معلوم نہیں تھا کہ یہ کون رکھ جاتا ہے اور عتبہ غلام کی ساری زندگی ایسا ہی ہوتا رہا اور یہ اس شخص کا حال ہے جس نے اللہ تعالیٰ سے لو لگائی۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا

بے شک اللہ تعالیٰ نیک عمل کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

معلوم ہوا توبہ کرنے والا رب کی بارگاہ میں اتنا محبوب ہے کہ جو مانگے عطا کر دیا جاتا ہے۔

کِفل کی توبہ:

بنی اسرائیل میں کِفل نامی ایک شخص گناہ کرنے سے نہ چوکتا تھا۔ ایک مرتبہ اس کے پاس ایک مجبور عورت آئی تو اس نے اسے ساٹھ دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ اس کے ساتھ زنا کرنے پر راضی ہو جائے۔ جب وہ اس عورت پر حاوی ہونے لگا تو وہ عورت کانپنے لگی اور رونا شروع کر دیا۔ اس نے پوچھا: کیوں رو رہی ہو؟ عورت نے جواب دیا کہ میں نے یہ کام پہلے کبھی نہیں کیا آج ایک ضرورت نے مجھے اس کام پر مجبور کر دیا ہے۔ اس نے پوچھا: کیا تم اللہ عزوجل کے خوف سے کانپ رہی ہو؟ میں تم سے زیادہ ڈرنے کا حقدار ہوں جاؤ! میں نے جو کچھ تمہیں دیا ہے وہ تمہارا ہے خدا کی قسم! آج کے بعد میں اللہ عزوجل کی کبھی نافرمانی نہ کروں گا۔ پھر اسی رات اس رئیس کا انتقال ہو گیا۔ صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ

یعنی اللہ عزوجل نے کفل کی مغفرت فرما دی۔ تو لوگوں کو اس بات پر بہت تعجب ہوا۔(۱)

معلوم ہوا گناہ کا موقع ملنے کے بعد فقط رب تعالیٰ کے ڈر اور خوف کی وجہ سے اس گناہ کو چھوڑ دیا جائے تو اس کی جزا کچھ اور ہی ہے۔ اور رب تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے جو توبہ کی جائے اس کا انعام ہی کچھ اور ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ان کی پیشانیوں پر اور ان کے گھروں کی چوکھٹوں پر لکھ کر خلقِ خدا میں یہ اعلان کر دیا جاتا ہے کہ یہ بندہ محبوب، مقبول و مغفور ہے۔

---

(۱) ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، رقم: ۲۳۹۶

بسم اللہ کی تعظیم کی برکت سے توبہ نصیب ہوگئی:

حضرت سیدنا بشر حافی سے پوچھا گیا تھا کہ تمہاری توبہ کا کیا واقعہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ سب اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے ہوا میں تمہیں کیا بتاؤں؟ میں بہت چالاک اور قوت و طاقت والا انسان تھا، ایک دن میں کہیں جا رہا تھا کہ مجھے ایک کاغذ راستے میں پڑا ملا میں نے اسے اٹھایا تو اس میں بسم اللہ عزوجل لکھی ہوئی تھی۔ میں نے اسے صاف کر کے جیب میں ڈال لیا۔ میرے پاس ایک درہم کے سوا اور کوئی پیسے بھی نہیں تھے۔ میں نے اسی درہم کی ایک مہنگی خوشبو لے کر اس کاغذ کو لگائی۔ رات کو جب میں سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: اے بشر بن حارث! تو نے ہمارا نام راستے سے اٹھا کر اسے خوشبو میں بسایا ہے ہم بھی تیرا نام دنیا و آخرت میں مہکا دیں گے پھر ایسا ہی ہوا۔ (۱)

معلوم ہوا رب تعالیٰ کے نام کا ادب و تعظیم دنیا و آخرت کی بھلائیوں کا باعث ہے۔

ہمارے گھروں میں قرآن مجید پر مٹی کی تہہ جم جاتی ہے مگر کوئی اٹھا کر صاف کرنے والا اور کھول کر پڑھنے والا نہیں ہوتا۔ یہ بے برکتی اور باعثِ محرومی والا کام ہے۔

اسی طرح اسلامی کتب جن گھروں میں ہیں ان کا ادب بھی لازمی ہے، بلکہ اسلامی کلینڈرز، دعاء و وظائف کی کتب و اسٹیکرز، ہر دینی و دنیاوی تحریر کا بھی ادب لازمی ہے۔

با ادب با نصیب　　　　بے ادب بے نصیب

ایک نوجوان شرابی کی توبہ:

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار مدینہ منورہ کی ایک گلی سے گزر رہے

---

(۱) کتاب التوابین، توبۃ بشر الحافی، ص ۲۱۰

تھے کہ ایک نوجوان سامنے آیا۔ اس نے کپڑوں کے نیچے ایک بوتل چھپا رکھی تھی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: اے نوجوان! یہ کپڑوں کے نیچے کیا اٹھا رکھا ہے؟ اس بوتل میں شراب تھی، نوجوان نے اسے شراب کہنے میں شرمندگی محسوس کی۔ اس نے دل ہی دل میں گڑگڑا کر دعا کی یا اللہ! مجھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے شرمندہ اور رسوا ہونے سے بچا لے، ان کے ہاں میری پردہ پوشی فرما دے، میں کبھی شراب نہیں پیوں گا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے دکھاؤ! جب اس نے وہ بوتل آپ کے سامنے کی اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے دیکھا تو وہ سرکہ تھا۔ (۱)

معلوم ہوا سچی توبہ کی برکت سے شراب سرکہ میں بدل سکتی ہے، بے کار زندگی خوشگوار زندگی میں بدل سکتی ہے، ناچاقی خوشحالی میں بدل سکتی ہے، تنگدستی، فراخ دستی میں بدل سکتی ہے، بیماری صحت یابی میں بدل سکتی ہے، بے چینی سکونِ قلبی میں بدل سکتی ہے، یہاں تک کہ برائیاں نیکیوں میں بدل سکتی ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صٰلِحًا فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ

مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا۔ (۲)

پڑوسی کی خبرگیری توبہ کا سبب بن گئی:

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پڑوس میں ایک شرابی نوجوان رہتا تھا۔ امام

(۱) مکاشفۃ القلوب، الباب الثامن فی التوبۃ، ص ۲۷

(۲) سورۃ الفرقان، آیت: ۷۰

اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رات میں کتب کا مطالعہ کرنے کے لئے شب بیداری فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اس شرابی کے درمیان ایک دیوار حائل تھی وہ نوجوان شراب پیتا اور یہ شعر پڑھا کرتا:

وہ جب بھی مجھ پر ظلم کرتے ہیں میں ان سے یہی کہتا ہوں
تم نے مجھے ضائع کر دیا اور افسوس ! کیسے کڑیل جوان کو ضائع کر دیا

وہ اس شعر کو دہراتا رہتا، رفتہ رفتہ امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم اس کے اس کلام سے مانوس ہو گئے۔ ایک دن امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے اس کی آواز نہ سنی تو فجر کے لئے جاتے وقت اس کے بارے میں معلوم کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بتایا گیا کہ کوتوال نے اسے نشہ کی حالت میں پایا تو جیل میں ڈال دیا۔ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فجر ادا کرنے کے بعد کوتوال کے گھر تشریف لے گئے اور اس کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اپنے آنے کی اطلاع کی تو کوتوال فوراً ننگے سر، برہنہ پا باہر نکلا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہاتھ چوم کر عرض کرنے لگا: یا سیدی! میں کب سے اتنا معزز ہو گیا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خود چل کر میرے پاس آنا پڑا؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میرے ایک پڑوسی کو گزشتہ رات قید کر لیا گیا ہے میں اس کے لئے آیا ہوں۔ کوتوال بولا: یا سیدی! میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے آزاد کر دیا اور گزشتہ رات جتنے لوگوں کو بھی قید کیا گیا میں سب کو آزاد کر دیتا ہوں۔

پھر جب امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم واپس لوٹے تو وہ شخص آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ تھا آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے میرے بھائی! کیا ہم نے تمہیں ضائع کیا؟ اور کیا ہم نے تمہارے اس قول کہ "انہوں نے مجھے ضائع کر دیا" اور "افسوس کیسے کڑیل جوان کو ضائع کر دیا" کی رعایت کرتے ہوئے ہم نے تمہارے حق کی پاسداری نہ کی؟ وہ

کہنے لگا: خدا کی قسم! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے ضائع نہیں کیا بلکہ میری رعایت کی، اللہ عزوجل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پڑوسیوں کی جانب سے اچھی جزاء دے اور میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گواہ بنا کر رب عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ پھر وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اتباع کرنے لگا اور مرتے دم تک اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول رہا۔(۱)

معلوم ہوا کوئی کتنا بڑا دین دار اور دنیا دار کیوں نہ ہو؟ پڑوسیوں کے حقوق سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ خود ہمارے نبی کریم ﷺ کی سیرت اس پر دلیل ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی پڑوسیوں کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے، ان کی رعایت کرنی چاہیے اور ان کے ساتھ حُسنِ سلوک کا معاملہ کرنا چاہیے۔ ہوسکتا ہے یہ حُسنِ سلوک کسی کی ہدایت پر آنے کا سبب بن جائے۔

جوانی میں توبہ کی برکات:

روایت میں ہے کہ جب کوئی نوجوان اپنے مالک عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے تو فرشتے ایک دوسرے کو خوشخبریاں دیتے ہیں۔ دیگر فرشتے پوچھتے ہیں: کیا ہوا؟ تو ان کو کہا جاتا ہے کہ ایک نوجوان نے خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر اپنے پروردگار عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرلی ہے۔ پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے: اس نوجوان کی توبہ کے استقبال میں جنتوں کو سجا دو۔(۲)

نوجوانوں کو توبہ کتنی محبوب ہے!

حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی نوجوان گناہوں کی وجہ سے روتا ہے اور اپنے مالک ومحبوبِ حقیقی عزوجل کی بارگاہ میں خطاؤں کا اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے:

---

(۱) بحر الدموع، ص ۲۲۵ (۲) الروض الفائق فی المواعظ والرقائق، ص ۳۰۰

یا اللہ عزوجل! میں نے برائی کی۔ تو اللہ ارشاد فرماتا ہے: میں نے پردہ پوشی کی۔

پھر عرض کرتا ہے: میں نادم ہوں۔ جواب ملتا ہے: میں جانتا ہوں۔

پھر عرض کرتا ہے: میں توبہ کرتا ہوں۔ جواب آتا ہے: میں قبول کرتا ہوں۔

اے نوجوان! جب تو توبہ توڑ ڈالے تو ہماری طرف رجوع کرنے سے حیا نہ کرنا۔

اور اگر پھر توڑ دے تو ہماری بارگاہ میں حاضر ہونے سے شرم محسوس نہ کرنا۔

تیسری مرتبہ پھر توڑ دے تو ہماری بارگاہ میں لوٹ آنا۔ (کیونکہ) میں ایسا سخی ادھوں جو بخل نہیں کرتا، میں ایسا حلیم ہوں جو جلد بازی نہیں کرتا، میں ہی نافرمان کی پردہ پوشی کرتا ہوں اور تائبین کی توبہ قبول کرتا ہوں، میں خطائیں معاف کرتا ہوں، ندامت کرنے والوں پر سب سے زیادہ رحم کرتا ہوں کیونکہ میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہوں۔

کون ہے؟ جو ہمارے دروازے پر آیا اور ہم نے اسے خالی واپس لوٹا دیا؟

کون ہے؟ جس نے ہماری جناب میں التجا کی اور ہم نے اسے دھتکار دیا؟

کون ہے؟ جس نے ہم سے توبہ کی اور ہم نے قبول نہ کی ہو؟

کون ہے؟ جس نے ہم سے مانگا اور ہم نے عطا نہ کیا؟

کون ہے؟ جس نے گناہوں سے معافی چاہی اور ہم نے اُسے دھتکار دیا؟

کیونکہ میں سب سے بڑھ کر خطاؤں کو بخشنے والا، سب سے بڑھ کر عیبوں کی پردہ پوشی کرنے والا، سب سے بڑھ کر مصیبت زدوں کی مدد کرنے والا، گریہ وزاری کرنے والے پر سب سے زیادہ مہربان اور سب سے زیادہ غیبوں کی خبر رکھتا ہوں۔

اے میرے بندے! میرے در پہ کھڑا ہو جا میں تیرا نام اپنے دوستوں میں لکھ دوں گا، سحر میں میرے کلام سے لطف اندوز ہو میں تجھے اپنے طلب گاروں میں شامل کر دوں گا،